السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شیعہ اپنے مذہب کی صداقت کی یہ دلیل دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا وَاِنَّ مِن شِيعَتِهِ لَإِبرٰهِيمَ ٨٣ ...الصافات کہ نوح علیہ السلام کے شیعوں میں سے ابراہیم علیہ السلام بھی تھے۔ کہتے ہیں کہ اس آیات سے معلوم ہوا، ابراہیم علیہ السلام بھی شیعہ تھے۔

قرآن وسنت کی رُو سے واضح کریں کہ مندرجہ ابلا آیات کا کیا مطلب ہے؟ کیا لفظ شیعہ قرآن میں کسی خاص فرقے کیلیۓ استعمال کیا گیا ہے؟ (ناصر 'پھالیہ(

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

لفظ شیعہ کا معنی گروہ اورفرقہ ہے۔ قرآن مجید میں لفظ شیعہ کسی خاص مذہب کیلیۓ مستعمل نہیں ہوا۔ شیعہ حضرات اپنے مذہب کی حقانیت کے لئے مندرجہ بالا آیات کو پیش کرنا قطعاً درست نہیں۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کیلیۓ یہ جو لفظ استعمال کیا گیا ہے، اس کا معنی گروہ ہے نہ کہ موجودہ شیعہ۔ آیات کا صاف مطلب یہ ہے کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام، سیدنا نوح علیہ السلام کے گروہ سے تھے۔ یعنی جس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے نبی تھے 'اسی طرح ابراہیم علیہ السلام بھی نبی تھے۔

قرآن مجید میں جہاں پر ابراہیم علیہ السلام کے دین کا ذکر کیا ہے، وہاں یوں ارشاد فرمایا ہے :

مَا كَانَ إِبرٰهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصرَانِيًّا وَلٰكِن كَانَ حَنِيفًا مُّسلِمًا... ٦٧ ...آل عمران

''ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے اور نہ عیسائی لیکن وہ تو یک سو مسلم تھے'' (آل عمران ٦٧)

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان کا دین بیان کرتے ہوئے (حنیفاً مسلما) کہا ہے۔ اگر وہ مذہباً شیعہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ یوں ارشاد فرماتے : "ما کان ابراھیم بھودیا ولا نصرانیا ولکن کان شیعة"۔ لیکن قرآن میں اس طرح مذکور نہیں

قرآن مجید میں اکثر وبیشتر مواقع پر لفظ شیعہ، شریروں، فسادیوں اور فتنہ بازوں کیلیۓ استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَلَقَد أَرسَلنَا مِن قَبلِكَ فِى شِيَعِ الأَوَّلِينَ ١٠ وَمَا يَأتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَستَهزِءُونَ ١١ ...الحجر

''البتہ ہم نے آپ سے پہلے کئی رسول اگلے شیعوں میں بھیجے اور ان کے پاس کوئی بھی رسول نہیں آیا مگر وہ ان سے مذاق کرتے تھے'' (الحجر ١١)

اگر لفظ شیعہ سے مراد شیعہ فرقہ ہے تو پھر اس آیت سے معلوم ہوا کہ رسولوں کے ساتھ مذاق کرنے والے شیعہ تھے۔ اِس آیت کی تفسیر میں شیعہ مفسر عمار علی نے اپنی تفسیر عمدة البیان ٢/٤٧١ پر لکھا ہے :

''یہاں شیعہ سے مراد وہ کافر ہیں جو رسولوں کے ساتھ ٹھٹھہ وہ مذاق کرتے تھے''۔

قُل هُوَ القَادِرُ عَلَىٰ أَن يَبعَثَ عَلَيكُم عَذَابًا مِّن فَوقِكُم أَو مِن تَحتِ أَرجُلِكُم أَو يَلبِسَكُم شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعضَكُم بَأسَ... ٦٥ ...الأنعام

کہہ دیجئے اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ تمہیں اُوپر سے عذاب بھیج دے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے یا تم کو شیعہ بنا کر آپس میں لڑا دے۔''

اگر لفظ (شیعہ) سے شیعہ فرقہ مراد ہے تو ان کے عذابِ الٰہی میں گرفتار ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں۔

اِس آیت کے متعلق شیعہ مفسر عمار علی نے عمدة البیان /١ ٣٥٣ پر لکھا ہے ''اس آیت میں لفظ (شیعہ) شریروں، فسادیوں اور فتنہ بازوں پر بولا گیا ہے''۔

إِنَّ فِرعَونَ عَلَا فِى الأَرضِ وَجَعَلَ أَهلَهَا شِيَعًا... ٤ ...القصص

''بے شک فرعون نے زمین میں سرکشی کی اور وہاں کے رہنے والوں کو شیعہ بنا دیا''۔ (القصص ٤)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ لوگوں کو شیعہ بنانے والا فرعون تھا۔

وَأَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ المُشرِكِينَ ٣١ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُم وَكَانُوا شِيَعًا... ٣٢ ...الروم

''اور نماز قائم کرو اور شرکوں سے نہ بنو جنھوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور تھے وہ شیعہ۔'' (الروم ٣١)

اِس آیت کی تفسیر میں شیعہ مفسر نے عماداة البیان /١٣٣ میں لکھا ہے :

''اس آیت میں شیعہ ۔۔۔۔ مشرکوں، بت پرستوں، دشمنان دین اوریہود و نصاریٰ کو کہا گیا ہے''۔

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۱۵۹ ...الأنعام

''بے شک وہ لوگ جنہوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور شیعہ ہوگئے، ان سے آپ کا کوئی تعلق نہیں''۔ (الانعام ۱۶۰)

اس آیات نے صراحت کردی کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا شعیوں سے کوئی تعلق نہیں۔ جس فرقہ سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی تعلق نہ ہو، اس کے گمراہ ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں۔
مندرجہ بالا آیات میں لفظ شیعہ گروہ بندی کے معنی میں ہے۔ اگر لفظ شیعہ سے خاص فرقہ مرادلیں تو خود سمجھ لیں کہ مذکورہ بالا پانچ آیات میں شیعہ کسے کہا گیا ہے۔
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج1

محدث فتویٰ